Educational Guide TALEEM ZONE

Educational Guide
TALEEM ZONE

پروین فنا سید (۱۹۳۶ء۔۲۰۱۰ء)

خواتین شعرا میں منفرد شناخت رکھنے والی شاعرہ پروین فنا سید ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد سید ناصر حسین رضوی سپرنٹنڈنٹ جیل کے عہدے پر فائز تھے۔ قیام پاکستان کے وقت آپ بھارت کے شہر گرداس پور میں مقیم تھیں۔ جہاں کے ہندو مسلم فسادات نے آپ کے ذہن کو بہت متاثر کیا۔ انھوں نے ۱۹۵۱ء میں گوجرانوالہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انھوں نے لاہور کالج برائے خواتین میں ایف ایس سی میں داخلہ لیا۔ وہ ڈاکٹر بننا چاہتی تھیں لیکن شدید علالت کے باعث وہ اپنے خواب کو شرمندۂ تعبیر نہ کر سکیں۔ شادی کے بعد انھوں نے بی اے کیا۔ پروین سید نے پندرہ سال کی عمر سے شاعری کا آغاز کر دیا تھا۔ وہ ادا جعفری اور فیض احمد فیض سے شاعری میں اصلاح لیتی تھیں۔ آپ نے طویل علالت کے بعد ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو کراچی میں وفات پائی۔

تصانیف: حرف وفا، تمنا کا دوسرا قدم، لہو سرخرو ہے، حیرت اور یقین۔

www.taleemzone.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سفینے	کشتیاں	موجوں	لہروں
تصور	خیال	ساحل	سمندر یا دریا کا کنارہ
آدابِ جفا	ظلم و ستم کے آداب	بصد شوق	بہت شوق سے
عنایت	مہربانی	باغباں	باغ کی رکھوالی کرنے والا، دیکھ بھال کرنے والا
بھرم کھلنا	افشائے راز ہونا	گلشن	باغ
رازِ بقا	بقا کے راز	اسرارِ فنا	فنا کے راز

اشعار کی تشریح

شعر 1: 09819001

کاش طوفاں میں سفینے کو اتارا ہوتا
ڈوب جاتا بھی تو موجوں نے ابھارا ہوتا

مفہوم: کاش میں نے طوفان میں کشتیوں کو اتارا ہوتا اگر میں ڈوبتا تو موجیں ابھار دیتیں۔

www.taleemzone.com

تشریح:

پروین فنا سید خواتین شعرا میں جدید لب و لہجے اور منفرد شناخت رکھنے والی معروف شاعرہ تھیں۔ ان کی شاعری میں ملی احساس، اعتدال اور انسان دوستی کے عنصر نمایاں ہیں۔ تشریح طلب شعر میں وہ زندگی کے حالات کا سامنا کرنے کا درس دے رہی ہیں۔ ان کے ہاں مشکل سے فرار نہیں ہے بلکہ مشکل وقت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کرنے کی جسارت ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ زندگی کی بقا تو حالات کا مقابلہ کرنے میں ہی ہے وہ گریہ وزاری کا نہیں بلکہ طوفانوں سے ٹکرانے کا اور جیتنے کا حوصلہ دیتی ہیں:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہوگئیں

(غالبؔ)

شاعرہ کا کہنا ہے کہ وہ طوفانوں کا مقابلہ کرتی ہیں اور اگر ڈوبنے بھی لگتی ہیں تو سمندر کی موجیں انھیں ابھار دیتی ہیں۔ پروین فنا سید یہاں علامتی انداز میں کہہ رہی ہیں کہ اگر انسان زندگی میں آنے والی مصیبتوں کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ کرے تو یہی مشکلات اسے مضبوط بنا دیتی ہیں۔ سونا بھٹی میں پک کر ہی کندن ہوتا ہے۔ مشکلیں سہہ سہہ کر، پریشانیوں کا مقابلہ کر کے ہم مضبوط بنتے ہیں اور ہماری صلاحیتیں بھی نکھرتی ہیں۔

09819002

شعر 2:

ہم تو ساحل کا تصور بھی مٹا سکتے تھے
لب ساحل سے جو ہلکا سا اشارہ ہوتا

مفہوم: ہم تو ساحل کا نام ونشاں بھی مٹا سکتے تھے اگر ساحل کی طرف سے ہلکا سا اشارہ بھی ہو جاتا۔

تشریح:

پروین فنا سید خواتین شعرا میں جدید لب ولہجے اور منفرد شناخت رکھنے والی معروف شاعرہ تھیں۔ ان کی شاعری میں ملی احساس، اعتدال اور انسان دوستی کے عنصر نمایاں ہیں۔ تشریح طلب شعر میں وہ اپنے محبوب کے ہر حکم کو بجالانے اور محبوب کے سامنے ہمہ دم سر تسلیم خم کرنے کا کہتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے محبوب کے ہر حکم کو ماننے کے لیے تیار ہیں۔ وہ محبوب کی تمام باتیں، یادیں اور معاملات دل سے محو کرنے کو تیار ہیں۔ محبوب کی منشا کے مطابق اپنا طرزِ عمل اپنانا ہی محبت کی خوبی ہے، رنج وغم ہو، خوشی ہو یا شادمانی، راحت ہو یا بے سکونی، نفع ہو یا نقصان محبوب کی خاطر سب قبول کرنا اور اس کی خواہش کے مطابق ڈھل جانا ہی محبت ہے۔

ہائے آدابِ محبت کے تقاضے ساغر
لب ہلے اور شکایات نے دم توڑ دیا

(ساغر صدیقی)

محبوب کی شکایت کرنا یا اس کے کسی حکم کے خلاف جانا تو بالکل ہی محبت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ محبت کا تقاضا یہی ہے کہ محبوب کے حکم کے آگے سر جھکا لیا جائے یہاں تک کہ اگر اس سے شکایت بھی ہو تو شکوہ نہ کیا جائے اور نہ ہی اس کی کسی بات کی تردید کی جائے۔

بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ:

خموش! اے دل بھری محفل میں چلانا نہیں اچھا
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

شاعرہ کا موقف ہے کہ وہ منتظر ہے کہ اگر محبوب کی طرف سے کوئی اشارہ ملے تو وہ ہر بات بھلا دے۔ ہمیشہ طوفان میں گم رہے۔ اگر ساحل کے لب سے اشارہ ہو تو ساحل تک جانا تو بہت دور کی بات ہے وہ تو اس کا تصور بھی مٹا دے۔ وہ ساحل پر جانے کی تمنا بھی تب کرے جب اہل ساحل کے لب سے کوئی اشارہ ہو۔ وہ اسی صورت میں ساحل کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو اگر وہی ساحل اسے سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبتا دیکھنا چاہے تو اسے یہ بھی قبول ہے وہ کبھی کنارے کی تمنا نہیں کریں گی۔

شعر 3: 09819003

تم ہی واقف نہ تھے آداب جفا سے ورنہ
ہم نے ہر ظلم کو ہنس ہنس کے سہارا ہوتا

مفہوم: اے محبوب تمھیں ظلم وستم کے آداب نہیں آئے ورنہ ہم تو تمھارا ہر ظلم ہنسی خوشی برداشت کر لیتے۔

تشریح:

پروین فنا سید خواتین شعرا میں جدید لب و لہجے اور منفرد شناخت رکھنے والی معروف شاعرہ تھیں۔ ان کی شاعری میں ملی احساس، اعتدال اور انسان دوستی کے عنصر نمایاں ہیں۔ تشریح طلب شعر میں وہ کہتی ہیں کہ انھیں محبوب کا ہر ظلم وستم قبول ہے۔ محبوب کی طرف سے ملنے والے غم کو وہ انعام سمجھتی ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ انھیں افسوس بھی ہے کہ اس کے محبوب کو آداب جفا نہیں آتے۔ اسے تو ظلم وستم بھی ڈھنگ سے نہیں کرنا آتا۔ اپنے ہجر میں تڑپانا بھی اسے نہیں آتا۔ اپنی نظر کرم سے محروم کر کے بے قرار کرنا بھی اسے نہیں آتا۔

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں
تم تیر آزماؤ، ہم جگر آزمائیں

شاعرہ تو ہنس کر اپنے محبوب کے سب ستم سہہ لے مگر محبوب کو ہی تڑپانا نہیں آتا۔ کاش! اسے سب طریقے معلوم ہوتے کہ ہمارا دل کس کس بات پر دکھتا ہے تو ہم اس کا ہر ظلم ہنس کر سہہ لیتے۔ اصل میں زندگی کی تمام رونقیں تو محبوب کے دم سے ہوتی ہیں۔ اس سے ملنا خوشی کی بات ہوتی ہے لیکن مل کر اداس رہنا ایک الگ کیفیت ہے اس کی تمام جفائیں پُرکشش ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا محبوب اتنا سادہ دل ہے کہ وہ ظلم وستم کے اصول نہیں جانتا۔ لیکن شاعرہ اپنی برداشت کی حد کو جانتی ہیں۔

ادب کی بات ہے ورنہ منیر سوچو تو
جو شخص سنتا ہے وہ بول بھی تو سکتا ہے

(منیر نیازی)

محبت میں ہر ظلم وستم کا نہ صرف سامنا کرنا بلکہ ہنس کر ٹال دینا بھی محبت ہی ہے اور یہ بھی محبت کے اصولوں میں سے ہے کہ محبوب کی طرف سے ملنے والے غموں پر خاموش رہنا اور ہنس کر ٹال دینے کا ہنر آنا چاہیے۔ جو شخص محبت کے ان اصولوں کو جان لیتا ہے وہی تو اصل میں محبت میں جیت جاتا ہے۔

شعر 4: 09819004

غم تو خیر اپنا مقدر ہے سو اس کا کیا ذکر
زہر بھی ہم کو بصد شوق گوارا ہوتا

مفہوم: دکھ اور غم اپنی قسمت کا حصہ ہے اس کا کیا ذکر کرنا لیکن اگر محبوب اپنے ہاتھوں سے زہر دیتا تو ہم شوق سے پی لیتے

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

تشریح:

پروین فنا سید خواتین شعرا میں جدید لب ولہجہ اور منفرد شناخت رکھنے والی معروف شاعرہ تھیں۔ ان کی شاعری میں ملی احساس، اعتدال اور انسان دوستی کے عنصر نمایاں ہیں۔ تشریح طلب شعر میں وہ کہتی ہیں کہ اگرچہ میری زندگی دکھوں سے عبارت ہے۔ میرے مقدر میں غم زیادہ اور سکھ کم ہیں۔ میں مقدر کی ہاری ہوئی ایک ستم رسیدہ خاتون ہوں جسے اپنی ناکامیوں اور محرومیوں کا اچھی طرح سے علم ہے۔

ہم وہ سیہ نصیب ہیں طارق کہ شہر میں
کھولیں دکان کفن کی تو سب مرنا چھوڑ دیں

(طارق عزیز)

شاعرہ کا موقف ہے کہ یوں تو بہت سے دنیاوی غم میرا مقدر ہیں اور بہت سی مشکلات ہیں جو آڑے آتی ہیں لیکن محبوب کی طرف سے ملنے والے غم تو ویسے بھی عزیز ہوتے ہیں اور یہ تو کسی بھی عاشق کے لیے سرمایۂ حیات ہوتے ہیں۔ شاعرہ کا یہ بھی ماننا ہے کہ محبوب نے تو ہمیں غم دینے کے بھی لائق نہیں سمجھا اگر وہ زہر کا پیالہ بھی پینے کے لیے کہتا تو ہم ہنس کر پی لیتے۔

میرے دل کی راکھ کرید مت اسے مسکرانے کی ہوا نہ دے
یہ چراغ پھر بھی چراغ ہے کہیں تیرا ہاتھ جلا نہ دے

(بشیر بدر)

یہی شاعرہ کا موقف ہے کہ وہ موت کو بھی ہنس کے گلے سے لگا لیں اگر محبوب کی خواہش ہو تو اس زندگی کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ شاعرہ کے لیے محبوب کا حکم ہی سب سے پہلے ہے یہاں تک کہ اسے اپنی زندگی بھی عزیز نہیں ہے۔

شعر 5: 09819005

باغباں تیری عنایت کا بھرم کیوں کھلتا
ایک بھی پھول جو گلشن میں ہمارا ہوتا

مفہوم: اے مالی! تمھاری مہربانی کا راز نہ کھلتا اگر اس باغ میں ہمارے حصے کا ایک بھی پھول ہوتا۔

تشریح:

پروین فنا سید خواتین شعرا میں جدید لب ولہجہ اور منفرد شناخت رکھنے والی معروف شاعرہ تھیں۔ ان کی شاعری میں ملی احساس، اعتدال اور انسان دوستی کے عنصر نمایاں ہیں۔ تشریح طلب اس شعر میں وہ نہایت مؤدب انداز میں کائنات کے خالق و مالک سے شکوہ کر رہی ہیں کہ مجھے اس نے کچھ عطا نہیں کیا۔ اپنی ساری انواع واقسام کی نعمتیں دنیا کو بانٹ دیں۔ ہر ایک پر انعام واکرام کی بارش کی لیکن میرا دامن خالی رہا۔ لوگوں کو اثاثے میں محبت اور وفا ملی اور جب میری باری آتی تو باغ میں ایک پھول بھی میرے نام کا پیدا نہ کیا۔

زندگی درد کی کہانی ہے
چشمِ انجم میں بھی تو پانی ہے

(فراقؔ)

پروین فنا سید یہ کہتی ہیں کہ اے ربّ کائنات! میں تیری کرم نوازی کا بھرم کیا رکھوں تو نے مجھے کچھ دیا ہی نہیں۔ بھرم تو اس کا رکھنا چاہیے جس نے کچھ عطا کیا ہو جب مجھے کچھ عطا ہی نہیں کیا گیا تو میں کس چیز کی پردہ داری اور عنایات کا بھرم رکھوں ... اگر تو نے مجھ

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

بھی لائقِ توجہ سمجھا ہوتا تو میں بھی تیری کرم نوازیوں کا اور تیری عطاؤں کا بھرم رکھتی۔ اگر تو نے کچھ عطا ہی نہیں کیا تو انسان کس طرح تیری بندگی کرے۔ اگر تو ہمیں نوازتا تو ہم بھی تیرے گیت گاتے۔

ؔ جرأت آموز میری تابِ سخن ہے مجھ کو
شکوہ اللّٰہ سے خاکم بدہن ہے مجھ کو

اس شعر میں صفتِ مراعاۃ النظیر کا استعمال ہوا ہے۔ شاعر نے لفظ گلشن کی مناسبت سے پھول اور باغباں کا ذکر کیا ہے۔

شعر 6: 09819006

تم پہ اسرارِ فنا، رازِ بقا کھل جاتے
تم نے اک بار تو یزداں کو پکارا ہوتا

مفہوم: اے انسان تجھ پر زندگی اور موت کے راز کھل جاتے اگر تو نے ایک بار بھی خدا کو پکارا ہوتا۔

تشریح:

پروین فنا سید خواتین شعرا میں جدید لب ولہجہ اور منفرد شناخت رکھنے والی معروف شاعرہ تھیں۔ ان کی شاعری میں ملی احساس، اعتدال اور انسان دوستی کے عنصر نمایاں ہیں۔ تشریح طلب شعر میں شاعرہ کہتی ہیں کہ اگر سچے دل سے رب کو پکارو، اس سے تعلق خاطر قائم کر لو تو اس کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے اور فنا و بقا کے تمام راز اس پر کھل سکتے ہیں۔

شاعرہ کا موقف ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے اور فانی ہے۔ بے شک ہر روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے۔ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہر کسی نے لوٹ کر واپس اپنے رب کے پاس جانا ہے اور وہ آخرت کی زندگی ہی دائمی زندگی ہے لیکن اس زندگی کو خوب صورت بنانے کے لیے اللّٰہ سے لو لگانا اور اپنے مقصدِ تخلیق کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس بات کا یقین کرنا زبان سے بھی اور دل سے بھی ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ کی کاری گری تو ہر چیز سے واضح ہے۔

ؔ وہی ہے مشرق وہی ہے مغرب سفر کریں سب اُسی کی جانب
ہر آئینے میں جو عکس اپنا دکھا رہا ہے، وہی خدا ہے

شاعرہ کا موقف ہے کہ جو لوگ اللّٰہ سے لو لگاتے ہیں، اسی کو پکارتے ہیں، اسے وحدہٗ لاشریک سمجھتے ہیں اور زبان و دل سے اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں وہی لوگ اس کائنات کی بقا اور فنا کے راز کو جان سکتے ہیں۔ اسی لیے انسان کو ہمیشہ اپنے رب پر بھروسہ کرنا چاہیے اور اس کی ذات کو وحدہٗ لاشریک سمجھنا چاہیے۔ شعر میں "فنا" اور "بقا" کا استعمال صنعتِ تضاد ہے۔

مشق

ا) پروین فنا سیدؔ کی اس غزل کے متن کے پیشِ نظر مختصر جواب لکھیں۔

(الف) شاعرہ کو طوفان میں سفینے کو اُتارنے کی شدید خواہش کیوں ہے؟ 09819007

جواب: شاعرہ کو طوفان میں سفینے کو اُتارنے کی شدید خواہش اس لیے ہے کیوں کہ وہ جانتی ہے کہ مشکلات سہنے سے انسان مضبوط ہوتا ہے۔ مصائب کا سامنا کرنے سے مصائب کا حل نکلتا ہے۔ ان سے فرار ممکن نہیں۔

(ب) شاعرہ کس صورت میں ساحل کا تصور مٹا دینے کے لیے تیار ہیں؟ 09819008

جواب: اگر محبوب کی طرف سے ہلکا سا اشارہ ہو تو شاعرہ ساحل کا تصور مٹا دینے کو تیار ہے۔ اصطلاحی معنوں میں شاعرہ کو اشارہ ہوتا تو وہ خود کوشش کر کے یہاں سے باہر نکلتیں اور وہ کسی ساحل کا سہارا نہ لیتیں۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

09819009

(ج) شاعرہ کس حال میں ہر ظلم کے سہارے کے لیے آمادہ ہے؟

جواب: شاعرہ کو محبوب سے شکوہ ہے کہ وہ آدابِ جفا اور محبت کے ظلم و ستم کے اصول وضوابط سے واقف نہیں ورنہ وہ محبوب کے ہر ظلم کو ہنس ہنس کر سہہ لیتی۔

09819010

(د) شاعرہ کس صورت حال میں بہ صد شوق زہر کو گوارا کرنے کے لیے تیار ہے؟

جواب: شاعرہ محبوب کا دیا زہر بڑے شوق سے گوارا کر لیتی ہیں کیوں کہ محبوب کا زہر بھی شربت ہوتا ہے۔ یعنی محبوب کی طرف سے ملا زہر بھی قبول ہے۔

09819011

(ہ) شاعرہ کس کے بھرم کھلنے کی بات کر رہی ہیں؟

جواب: شاعرہ کہتی ہے کہ ربِ کریم نے اگر وسیع خزانوں سے مجھے کچھ عنایت کیا ہوتا تو میں اس کا بھرم رکھتی لیکن کوئی کرم نوازی ان پر نہیں کی گئی تو وہ اس کا بھرم کیا رکھیں۔

۲) غزل کے متن کو مدِ نظر رکھ کر کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ کے ساتھ ملائیں تا کہ دُرست مصرع ترتیب پا سکیں۔

09819012

کالم (الف)	کالم (ب)
کاش طوفان میں	بھی مٹا سکتے تھے
ہم تو ساحل کا تصور	آدابِ جفا سے ورنہ
تم ہی واقف نہ تھے	سو اس کا کیا ذکر
غم تو خیر اپنا مقدر ہے	رازِ بقا کھل جاتے
تم پر اسرارِ فنا	سفینے کو اتارا ہوتا

۳) اس غزل میں ہم آواز الفاظ: اُتارا، اُبھارا، اِشارا، سہارا، گوارا، ہمارا، پکارا کے الفاظ کس طور پر استعمال ہوئے ہیں؟ 09819013

جواب: غزل میں ہم آواز الفاظ: اُتارا، اُبھارا، اِشارا، سہارا، گوارا، ہمارا، پکارا کے الفاظ قافیہ کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

۴) اس غزل میں مطلع کے دونوں مصرعوں اور اس کے بعد آنے والے ہر دوسرے مصرعے میں وہ لفظ کیا ہے جو مِن وعَن دہرایا جاتا ہے اور اُسے اصطلاح میں کیا نام دیا جاتا ہے؟

09819014

جواب: اس غزل میں مطلع کے دونوں مصرعوں اور اس کے بعد آنے والے ہر دوسرے مصرعے میں وہ لفظ ''ہوتا'' ہے جو مِن وعَن دہرایا گیا ہے اور اِسے اصطلاح میں ''ردیف'' کہتے ہیں۔

۵) درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح سے استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

09819015

ساحل طوفان سفینہ موجوں تصوّر

الفاظ	جملے
ساحل	ساحلِ سمندر پر لوگ تفریح کے لیے جمع تھے۔
طوفان	جو اللہ سے ڈرتے ہیں وہ طوفان سے نہیں ڈرتے۔

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

سفینہ	اللہ ہی سب کا سفینہ پار لگانے کی قدرت رکھتا ہے۔
موجوں	ساحل پر موجوں کو ٹکرانا طوفان کی آمد کی خبر ہوتی ہے۔
تصور	اللہ تعالیٰ کا تصور ناممکن ہے۔

۶) اس غزل کی درج ذیل تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے۔ 09819016

آدابِ جفا　بہ صد شوق　عنایت کا بھرم　اسرارِ فنا　رازِ بقا

تراکیب	جملے
آدابِ جفا	افسوس کہ محبوب آدابِ جفا سے ناواقف ہے۔
بہ صد شوق	عاشق محبوب کا ہر ظلم بہ صد شوق برداشت کرتا ہے۔
عنایت کا بھرم	شاعرہ کے لیے گلشن میں کوئی پھول ہوتا تو وہ خدا کی عنایت کا بھرم رکھ لیتیں۔
اسرارِ فنا	معرفتِ الٰہی انسان کو اسرارِ فنا سے آشنا کرتی ہے۔
رازِ بقا	اللہ پر یقینِ کامل ہی اصل میں رازِ بقا ہے۔

۷) اس غزل کے مطلع میں وہ کون سے چار الفاظ ہیں جو متلازم یا گروہی الفاظ کہلا سکتے ہیں؟ 09819017

جواب: اس غزل کے مطلع میں چار متلازم یا گروہی الفاظ یہ ہیں: طوفان، سفینے، ڈوب، موجوں۔

۸) متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔ 09819018

الف) ڈوب جاتا بھی تو موجوں نے اُبھارا ہوتا

ب) ہم نے ہر ظلم کو ہنس ہنس کے سہارا ہوتا

ج) زہر بھی ہم کو بصد شوق گوارا ہوتا

د) ایک بھی پھول جو گلشن میں ہمارا ہوتا

ہ) تم نے ایک بار تو یزداں کو پکارا ہوتا

۹) اس غزل کے ان شعروں کی تشریح لکھیں اور متعلقہ صنعت کا حوالہ بھی دیں۔ 09819019

باغباں تیری عنایت کا بھرم کیوں کُھلتا
ایک بھی پھول جو گلشن میں ہمارا ہوتا

تُم پر اسرارِ فنا، رازِ بقا کُھل جاتے
تم نے ایک بار تو یزداں کو پکارا ہوتا

جواب: دیکھیے تشریح۔

www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

﴿اضافی مختصر سوالات﴾

09819020 س1۔ پروین فنا سید نے مقطع میں کون سی حقیقت بیان کی ہے؟

جواب: پروین فنا سید نے مقطع میں اس حقیقت کا ذکر کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو صدق دل سے پکارا جائے تو انسان پر فنا اور بقا کے سارے راز کھل جاتے ہیں یعنی اللہ کی معرفت میں ہی فنائے ذات اور بقائے ابدی کے راز پنہاں ہیں۔

09819021 س2۔ پروین فنا سید کی اس غزل کا اہم موضوع کیا ہے؟

جواب: پروین فنا سید کی اس غزل کا اہم موضوع دنیا کی بے ثباتی اور ناپائیداری کا تصور ہے۔

09819022 س3۔ اس غزل کے قوافی لکھیں۔

جواب: اتارا، ابھارا، اشارہ، سہارا، گوارا، ہمارا، پکارا۔

09819023 س4۔ پروین فنا سید کی شاملِ نصاب غزل ان کی کس کتاب سے لی گئی ہے؟

جواب: پروین فنا سید کی یہ غزل ان کی کتاب "کلیاتِ پروین فنا سید" سے لی گئی ہے۔

09819024 س5۔ پروین فنا سید نے شاعری میں کس کس سے اصلاح لی؟

جواب: پروین فنا سید نے ادا جعفری اور فیض احمد فیض سے اصلاح لی۔

09819025 س6۔ پروین فنا سید کی معاصر شاعرات کون کون تھیں؟

جواب: پروین فنا سید کی معاصر شاعرات کشور ناہید، شبنم شکیل، فہمیدہ ریاض اور پروین شاکر وغیرہ تھیں۔

09819026 س7۔ پروین فنا سید کی تصانیف تحریر کیجیے۔

جواب: "حرفِ وفا"، "تمنا کا دوسرا قدم"، "یقین"، "لہو سر خرو ہے"۔

09819027 س8۔ پروین فنا سید کو شاعری کے علاوہ اور کس میں دلچسپی تھی؟

جواب: پروین فنا سید کو فن مصوری اور موسیقی میں گہری دلچسپی تھی۔

09819028 س9۔ پروین فنا سید کے مطابق مشکلات سہنے سے کیا ہوتا ہے؟

جواب: پروین فنا سید کے نزدیک مشکلات سہنے سے انسان مضبوط ہوتا ہے۔ مصائب کا سامنا کرنے سے مصیبت کا حل نکلتا ہے۔ مشکلات مصائب کی بھٹی سے تپ کر ہی انسان کندن ہو کر نکلتا ہے۔

09819029 س10۔ محبوب شاعرہ کو زہر بھی دیتا تو شاعرہ کیا کرتیں؟

جواب: شاعرہ محبوب کے دیے زہر کو بھی شوق سے گوارا کر لیتیں یعنی محبوب اگر اسے زہر کا پیالہ پینے کو کہے تو وہ اس کو نہ ٹالے اور ہنس کر موت کو گلے لگا لے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

09819030 1۔ ڈوب جاتا بھی تو .... نے ابھارا ہوتا

(A) دریا (B) لہروں (C) سمندر (D) موجوں

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE

ہم نے ہر حلم لو.................. کے سہارا ہوتا۔ 09819031

(A) رورو (B) سہہ سہہ (C) ہنس ہنس (D) رہ رہ

زہر بھی ہم کو.................. گوارا ہوتا۔ 09819032

(A) شوق سے (B) ہنس کے (C) بہ صد شوق (D) خوشی سے

ایک بھی پھول جو.................. میں ہمارا ہوتا۔ 09819033

(A) چمن (B) گلشن (C) باغ (D) دنیا

تم نے ایک بار تو.................. کو پکارا ہوتا۔ 09819034

(A) یزداں (B) شاعرہ (C) بہاروں (D) رہنما

پروین فنا سید کا دورِ حیات ہے: 09819035

(A) ۱۹۳۶ء۔۲۰۱۰ء (B) ۱۹۴۰ء۔۲۰۲۴ء (C) ۱۹۲۰ء۔۲۰۲۰ء (D) ۱۹۳۰ء۔۲۰۰۰ء

پروین فنا سید کے والد ناصر حسین رضوی محکمہ جیل خانہ جات میں.................. جیل تھے۔ 09819036

(A) سپر مین (B) سپرنٹنڈنٹ (C) نائب (D) ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ

قیام پاکستان کے وقت آپ گرداس پور میں مقیم تھیں جہاں کے.................. فسادات نے آپ کے ذہن کو متاثر کیا۔ 09819037

(A) نادر شاہ (B) مرہٹوں (C) ہندو مسلم (D) خانہ جنگی

پروین فنا سید کو لیڈی ڈاکٹر بننے کا شوق تھا لیکن وہ شدید.................. کے باعث اس خواب کو شرمندہ نہ کر سکیں۔ 09819038

(A) سردی (B) علالت (C) برسات (D) فسادات

پروین فنا سید.................. کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئیں۔ 09819039

(A) سید احمد (B) احمد سعید (C) فنا احمد (D) سعید احمد

جوابات

جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار	جواب	نمبر شمار
A	5	B	4	C	3	C	2	D	1
A	10	B	9	C	8	B	7	A	6

www.taleemzone.com
Educational Guide TALEEM ZONE